2570 ـ کیا خون کا عطیہ دینے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

سوال

کیا مسلمان کے لیے خون کا عطیہ کرنا حلال ہے ؟
اور اگر کوئی شخص خون کا عطیہ دے تو کیا خون دینے کے فورا بعد نماز ادا کرنی ممکن ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اگر ایسی ضرورت پیش آ جائے کہ خون کا عطیہ کرنا پڑے نہ تو مریض اور نہ ہی ڈاکٹروں اور خون کا عطیہ کرنے والے پر کوئی حرج اور گناہ نہیں کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور جس نے اسے زندگی بخشی گویا اس نے ساری انسانیت کو زندہ کیا .

یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ حرام نفس کی زندگی کا سبب بننے میں فضیلت ہے، اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ ڈاکٹر حضرات اور خون کا عطیہ دینے والے لوگ اس مریض کی زندگی بچانے کا سبب بنتے ہیں جو موت و حیات کی کشمکش میں ہے، اگر اسے خون نہ ملے تو اسے موت آ سکتی ہے.

2 ـ اس لیے بھی کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

نہیں سوائے اس بات کہ تم پر مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا گیا ہو حرام کیا گیا ہے، اور جوشخص مجبور ہو جائے اور وہ حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی زیادتی کرنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے .

اس آیت میں حرام چیز استعمال کرنے والے مضطر اور مجبور شخص سے گناہ کی نفی کی گئی ہے، اور مریض جو خون لگنے کا محتاج ہو وہ بھی مضطر اور مجبور ہے اور کسی دوسرے شخص کے لیے اسے خون دینے میں کوئی حرج نہیں.

3 ـ شریعت اسلامیہ کے قواعد بھی خون کا عطیہ کرنے کے جواز کے متقاضی ہیں، کیونکہ قاعدہ یہ ہے: ضروریات محظور اور ممنوع اشیاء کو مباح کر دیتی ہیں، اور ضرر و نقصان زائل کیا جائیگا، اور مشقت آسانی و سہولت کو کھینچ

لاتی ہے، اور مریض شخص مضطر و مجبور، اور اسے ضرر و نقصان ہونے كا اندیشہ ہے، اور ہلاكت كے كنارے پہنچ جانے كی بنا پر اسے مشقت پہنچ چكی ہے، تو اس كے لیے خون كا عطیہ كرنا اور اسے خون لگانا جائز ہوا.

خون كا عطیہ كرنے كی مزید تفصیل آپ سوال نمبر (2320) كے جواب میں دیكھ سكتے ہیں.

رہا خون نكلنے سے وضوء ٹوٹنے كا مسئلہ تو اس میں علماء كرام كا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض اہل علم نے ابو درداء رضی اللہ عنہ كی درج ذیل حدیث سے استدلال كرتے ہوئے كہا ہے كہ خون نكلنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے:

" نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قئ كی اور وضوء كیا "

اور انہوں نے اس پر قیاس كرتے ہوئے كہا ہے كہ یہ نجس ہے اور بدن سے خارج ہوا ہے.

اس حدیث كو امام احمد نے مسند احمد (4 / 449) اور ابو داود نے سنن ابو داود حدیث نمبر (2981) اور امام ترمذی میں سنن ترمذی حدیث نمبر (87) میں روایت كیا ہے.

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے صحابہ كرام اور تابعین عظام اور كئی ایك اہل كی رائے یہ ہے كہ قئ اور نكسیر سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، سفیان ثوری، ابن مبارك، احمد، اسحاق رحمہم اللہ كا قول یہی ہے، اور بعض اہل علم كا كہنا ہے كہ: قئ اور نكسیر میں وضوء نہیں، امام مالك، اور امام شافعی كا قول یہی ہے. انتہی، اور امام احمد سے بھی ایك روایت ہے.

امام بغوی رحمہ اللہ كہتے ہیں: اكثر صحابہ اور تابعین كا یہی قول ہے.

راجح یہ ہے كہ خون نكلنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا، لیكن وضوء كرنا مستحب ضرور ہے، اس كی دلیل یہ ہے كہ:

- برات اصلی: اصل میں طہارت و پاكیزگی اور وضوء قائم ہے جب تك كہ اس كے خلاف ثابت نہ ہو جائے، اور وضوء ٹوٹنے كی كوئی دلیل نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوتی، اسی لیےامام نووی رحمہ اللہ كہتے ہیں: كبھی بھی نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں كہ آپ نے اس سے وضوء كرنا واجب كیا ہو.

شیخ ابن سعدی رحمہ اللہ كہتے ہیں:

صحیح یہی ہے كہ خون اور قئ وغیرہ سے وضوء نہیں ٹوٹتا چاہے قلیل ہو یا كثیر، كیونكہ اس سے وضوء ٹوٹنے كی كوئی دلیل نہیں ملتی، اور اصل میں وضوء باقی ہے.

2 ـ خون كو كسی اور چیز پر قیاس كرنے كی صلاحیت نہیں كیونكہ حكم كی علت ایك جیسی نہیں.

3 ۔ خون نکلنے سے وضوء ٹوٹنے کا قول سلف رحمہم اللہ سے ثابت شدہ آثار کے مخالف ہے، ذیل میں اثر پیش کیا جاتا ہے:

عمر رضی اللہ عنہ کا زخم سے خون جاری ہونے کی حالت میں ہی نماز ادا کرنا. حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اب تك مسلمان اپنے زخموں کی موجودگی میں ہی نماز ادا کرتے رہے ہیں.

4 ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قئ کے بعد وضوء کرنا وجوب پر دلالت نہیں کرتا، کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف فعل جو امر اور حکم کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو وجوب پر دلالت نہیں کرتا، اور اس فعل میں زیادہ سے زیادہ دلیل یہ پائی جاتی ہے کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے اس پر عمل کیا جا سکتا ہے، اسی لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سنگی لگوانے اور قئ وغیرہ کے بعد وضوء کرنا مستحب ہے، یہی ظاہر وجہ ہے.

مندرجہ بالا بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ:

خون کا عطیہ کرنا جائز ہے، اور خون کا عطیہ دینے والے شخص کے لیے خون دینے کے بعد وضوء کرنا مستحب ہے، اور اگر وہ وضوء نہ بھی کرے تو اس پر کوئی حرج اور گناہ نہیں. واللہ تعالی اعلم.

اس مسئلہ کی مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں.

المختارات الجلیة للشیخ عبد الرحمن بن سعدی صفحہ نمبر (327) احکام الاطعمة فی الشریعة تالیف ڈاکٹر عبد اللہ الطریفی صفحہ نمبر (411) مجلة المجمع الفقھی عدد نمبر (1) صفحہ نمبر (32) نقل الدم و احکامہ للصافی صفحہ نمبر (27) احکام الجراحة الطبیة تالیف ڈاکٹر الشنقیطی صفحہ نمبر (580).

اور وضوء ٹوٹنے کے مسئلہ کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں.

مجموع الفتاوی (20 / 526) شرح عمدة الفقہ تالیف ابن تیمیة (1 / 295) المغنی ابن قدامة (1 / 234) توضیح الاحکام للبسام (1 / 239) الشرح الممتع ابن عثیمین (1 / 221).

واللہ اعلم .